سوال

دو برس قبل میری شادی ہوئی تو اس وقت میں نے مہر یہ طلب کیا تھا کہ میں اور خاوند دونوں عمرہ کے لیے جائیں گے ، خاوند نے اسکی موافقت کی اور کچھ مال دیا کہ عمرہ پر جانے کے لیے محفوظ رکھو، لیکن افسوس کہ ایک بار خاوند مجھ سے ناراض ہوا اور یہ پیسے لے کر کہیں اور خرچ کر دیے میں نے جب بھی اس موضوع پر بات کرنے کی کوشش کی تو خاوند ناراض ہوتا اور میں فورا یہ موضوع ٹھپ کر دیتی خاوند نے کچھ اور دینا چاہا کہ میں عمرہ پر جانے سے دستبردار ہو جاؤں، لیکن میں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا، مجھے یہ بتائیں کہ ایسا کرنے کا حکم کیا ہے ؟ یہ علم میں رہے کہ میں نے عمرہ پر جانے اخراجات سے دستبرداری کا اعلان کرتے ہوئے کہا میں اپنے اخراجات خود برداشت کرونگی تاکہ وہ کوئی حیل و حجت نہ کر سکے

جواب

الحمد للہ

اول :

عورت کے لیے عمرہ بطور مہر شرط رکھنے میں کوئی حرج نہیں

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ میں درج ہے :

"آپ کے لیے عمرہ بطور مہر رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت ایک شخص کے ساتھ اس شرط پر کیا کہ آدمی کو جتنا قرآن مجید یاد ہے وہ بیوی کو یاد کرا دے " انتہی

مستقل فتوی اور علمی ریسرچ کمیٹی سعودی عرب

ممبر کمیٹی : بکر ابو زید

ممبر کمیٹی : صالح الفوزان

نائب رئیس : عبد اللہ بن غدیان

رئیس کمیٹی : عبد العزیز بن عبد اللہ آل شیخ

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (150807) کے جواب کا مطالعہ کریں

دوم :

خاوند نے بیوی کو جو چیز بطور مہر دی ہے اس کے لیے اسے واپس لینا حلال نہیں، اور نہ ہی وہ بیوی کو واپس کرنے اور مہر سے دستبردار ہونے پر مجبور نہیں کر سکتا

اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

اے ایمان والو تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور نہ انہیں اس لیے روک رکھو کہ تم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو مگر اس صورت میں کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کا ارتکاب کریں اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو، پھر اگر تم نے انہیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے کہ تم ایک چیز ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے

اور اگر تم بیوی کی جگہ اور بیوی بدل کرلانے کا ارادہ کرو اور تم ان میں سے کسی ایک کو خزانہ دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو، کیا تم اسے بہتان لگا کر اور صریح گناہ کر کے لوگے

اور تم اسے کیسے لوگے جب کہ تم ایک دوسرے سے صحبت کر چکے ہو اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں النساء (2119).

شیخ سعدی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

"اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ بیوی نکاح سے قبل خاوند پر حرام تھی اور وہ اس مہر کے عوض میں ہی اس کے لیے حلال ہونے پر راضی ہوئی ہے اس لیے جب خاوند اس سے دخول کرے اور وہ مباشرت کرے جو نکاح سے قبل اس کے لیے حرام تھی، جسے وہ خاوند کے لیے اس معاوضہ کے بغیر خرچ کرنے کے لیے بھی راضی نہیں تھی، چنانچہ اس طرح معاوضہ کے عوض میں دی جانے والی چیز پوری ہوئی تو پھر معاوضہ بھی دینا ہوگا

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص معاوضہ کے مقابلہ میں وہ چیز بھی حاصل کر لیتا ہے، اور پھر چیز لینے کے بعد معاوضہ بھی واپس طلب کرنا شروع کر دے ؟ یہ تو شدید قسم کا ظلم و ستم ہوگا " انتہی

دیکھیں : تفسیر السعدی (172).

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جن شروط کے ساتھ تم شرمگاہیں حلال کرتے ہو وہ پورا کرنے کا زیادہ حق رکھتی ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2721) صحیح مسلم حدیث نمبر (1418).

لیکن اگر خاوند کے لیے وقت حاضر میں عمرہ پر جانے میں کوئی مانع اور سبب ہو تو اسے مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ جب آسانی ہو عمرہ پر جایا جا سکتا ہے، اور اسی طرح اگر اس وقت عمرہ پر جانے کے لیے اخراجات نہیں ہیں تو بھی مؤخر کیا جا سکتا ہے

اور اگر دونوں آپس میں اتفاق کر لیں کہ عمرہ پر جانے کی بجائے بیوی کو عمرہ پر جانے کے اخراجات جتنا مال دے دے تو بھی کوئی حرج نہیں

اور اگر بیوی اپنی رضامندی کے ساتھ سارا یا کچھ مہر خاوند کو چھوڑ دیتی ہے تو بھی جائز ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر بیوی اپنے خاوند کو سارا یا کچھ مہر معاف کر دے یا لینے کے بعد ہبہ کر دے تو یہ جائز ہے کیونکہ عورت کو اپنے مال میں تصرف کا حق ہے تو یہ تصرف بھی صحیح ہوگا، ہمارے علم کے مطابق تو اس میں کوئی اختلاف نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں یعنی بیویاں اپنا مہر معاف کر دیں

اور ایک دوسری آیت میں ارشاد باری تعالی ہے :

تو اگر وہ اپنی مرضی سے خود ہی تمہارے لیے چھوڑنے پر آمادہ ہو جائیں تو اسے کھا لو اس حال میں کہ مزے دار خوشگوار ہے .

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں : مروزی کی روایت میں ہے کہ : مہر کے علاوہ کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس کے بارہ میں اللہ تعالی نے " تو اسے بڑے مزے اور خوشگوار حالت میں کھا لو " فرمایا ہو ، یہ صرف عورت کی جانب سے خاوند کو ہبہ کردہ مہر کے متعلق ہی ہے " انتہی

دیکھیں : المغنی (196/7) .

خاوند کو اللہ کا ڈر و تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیے ، وعدہ خلافی مت کرے ؛ کیونکہ وعدہ خلافی تو منافقین کی صفات میں شامل ہوتی ہے

ہم اللہ سبحانہ و تعالی سے سلامتی و عافیت کے طلبگار ہیں ، مزید آپ سوال نمبر (30861) کے جواب کا مطالعہ کریں

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

180016